دانشِ مشرق
ہمارے ماضی کے روشن دریچے

شمالی افریقہ سے تعلق رکھنے والے اِس جامع العلوم شخص میں بے شُمار خُوبیاں تھیں۔ ماہر ہیئت دان (Astronomer)، ماہرِ اقتصادیات (Economist)، تاریخ دان (Historian)، حافظِ قرآن، فقیہہ و ماہرِ قانون وعسکری حکمتِ عملی، ماہرِ غذائیات، ماہرِ سماجی علوم اور سیاست کار۔ اِبنِ خلدُون کو آج بہت سے سماجی علوم کا پیش رَو تسلیم کیا جاتا ہے۔ اُس نے جن علوم کی بنیاد ڈالی اُن میں تہذیبی تاریخ، (Demography) مُطالعۂ تاریخ، فلسفۂ تاریخ اور سماجیات (Sociology) شامل ہیں۔ وہ جدید علمِ اقتصادیات کا بھی پیش رَو سمجھا جاتا ہے۔ اُس کی مشہور ترین تصنیف "العبر" ہے جو کئی جلدوں پر مُشتمل ہے اور جس کا مُقدمہ بھی اپنی جگہ ایک جامع کتاب ہے۔ یہ تصنیف اُس نے صرف پانچ مہینوں میں مکمل کی۔ اِبنِ خلدُون تیونس، فیض، غرناطہ اور قاہرہ کے درباروں سے وابستہ رہا اور بطور درباری، مُنصف اور سیاست کار کے اپنے فرائض ادا کیے۔ مختلف مُسلم مُمالک کے سیاسی مُشیر کے طور پر اُسے معاشروں کے وسیع و عمیق مشاہدے کا موقع ملا اور اس نے اپنے عہد کی اقتصادی، سیاسی اور سماجی پیش رفت کا مطالعہ کیا۔ اِبنِ خلدُون جب شہرت کی بلندیوں پر تھا تو اُسے 1401ء میں سُلطان الناصر کی سپہ سالاری میں تیمُور کے خلاف جنگ کے لیے دمشق جانا پڑا۔ تیمُور کو جب علم ہُوا کہ غنیم کے لشکر میں اِبنِ خلدُون بھی شامل ہے تو اُس نے مُلاقات کی خواہش ظاہر کی چُنانچہ اِبنِ خلدُون کو قلعۂ دمشق کی فصیل پر سے رسّوں کی مدد سے نیچے اُتارا گیا اور اُس نے تیمُور سے مُلاقات کی۔ اِبنِ خلدُون کی گُفتگو اور وجاہت سے تیمُور بہت متأثر ہُوا۔ تقریباً ڈیڑھ ماہ بعد اِبنِ خلدُون نے تیمُور سے دُوسری مُلاقات کی۔ اِس طرح اُس نے حالتِ جنگ میں ایک سفارت کار کا کردار بھی ادا کیا۔ اِبنِ خلدُون کے کارناموں کو یورپی اور عرب عُلماء نے انیسویں صدی کے اوائل میں ازسرِ نُو دریافت کیا۔ اِبنِ خلدُون کو جہاں عرب اپنی شناخت کے لیے ایک اعلیٰ نمونہ تصوّر کرتے ہیں وہاں عالمی طور پر بھی اُس کو اعلیٰ علمی روایات کی درخشاں مثال سمجھا جاتا ہے۔ وہ متعدد اقتصادی اور سماجیاتی نظریات کا بھی پیش رَو تھا۔ سماجی علوم کے بیشتر ماہرین نے اِبنِ خلدُون کو بابائے اقتصادیات (Father of Economics) کہا ہے۔ اُس کے نظریات چار صدیوں کے بعد Adam Smith اور David Ricardo نے نئی شکل میں پیش کیے اور اُس کے کچھ ہی عرصے کے بعد Karl Marx اور John Maynard Keynes نے بھی اِبنِ خلدون کے نظریات پر اپنے اپنے مکتبۂ فکر کی عمارتیں تعمیر کیں۔

November 2010

Mon	1
Tue	2
Wed	3
Thu	4
Fri	5
Sat	6
Sun	7
Mon	8
Tue	9
Wed	10
Thu	11
Fri	12
Sat	13
Sun	14
Mon	15
Tue	16
Wed	17
Thu	18
Fri	19
Sat	20
Sun	21
Mon	22
Tue	23
Wed	24
Thu	25
Fri	26
Sat	27
Sun	28
Mon	29
Tue	30

اِبنِ خلدُون

پیدائش: 1332ء، تیونس

وفات: 1406ء، قاہرہ، مصر

اِبنِ خلدُون کی مشہور ترین تصنیف "العبر" کے مُقدّمے سے اِقتباس

"مُؤرّخین اپنی ذمے داریوں سے کیوں بھٹک جاتے ہیں؟ یہ سوال ایک اچھی خاصی اہمیت رکھتا ہے اور جب تک ہم اس کے اسباب وعوامل کا صحیح تجزیہ نہ کرلیں ایک صحت مند نقطۂ نگاہ قائم نہیں کرسکتے۔ نسلی تعصبات، اختلافِ عقائد، سماجی و معاشرتی تفریق، احساسِ برتری کا غلط تصور؛ اِن سب باتوں سے ہٹ کر دیکھا جائے تو اِن کے علاوہ کچھ بنیادی کمزوریاں اور بھی ایسی ہیں جو مؤرّخین کو منزلِ اعتدال سے ہٹا دیتی ہیں اور وہ اپنے فرائض کو صحیح طور پر انجام دینے کے اہل نہیں رہتے"

اِن کمزوریوں کی نشان دہی اِبنِ خلدُون نے اپنی تحریروں میں جا بجا کی ہے۔

مُنتخاباتِ اِبنِ خلدُون:

- پہلی بات تو یہ ہے کہ جو تاریخ نگار کسی دور یا زمانے کے مُتعلق پہلے سے کوئی اچھی یا بُری رائے قائم کرلیتا ہے وہ اُس عہد کا غیر جانب دارانہ جائزہ نہیں لے سکتا اور لاشعوری طور پر ایسے نتائج نکال لیتا ہے جو تاریخ نگاری کے بُنیادی اُصولوں سے ہم آہنگ نہیں ہوتے۔
- روایت کو قبول کرنے سے پہلے اگر راوی کی شخصیت کو پرکھ لیا جائے تو یہ نتیجہ نکالنا دُشوار نہیں کہ اس کے بیان کیے ہوئے واقعات کا صحیح پسِ منظر کیا ہے؟ (اِبنِ خلدُون کا یہ اشارہ غالباً ایسے مؤرخ اور راوی کی طرف ہے جو کسی بادشاہ یا حکمران کی طرف سے پروپیگنڈے پر مامُور کیا جاتا ہے)۔
- خوشامد اور چاپلوسی میں غرق ہو کر شخصیات کی بے جا تعریف وتوصیف اور مدح وستائش مؤرخ کا ایسا عیب ہے کہ اُس کی تحریر کبھی قابلِ اعتبار نہیں سمجھی جاتی۔
- تاریخ نگاری کے لیے تحقیقی شعور کے علاوہ تجزیاتی مزاج کا ہونا بہت ضروری ہے۔

Excerpts from Ibn Khaldun:

- *Firstly, a historian who forms beforehand a good or bad opinion about a certain period cannot observe that period impartially and subconsciously reaches at conclusions which are not in accordance with the basic principles of historiography.*
- *Before accepting a tradition, if the personality of the narrator is properly examined then it is not difficult to place a right context to the event related by him. (perhaps, here Ibn Khaldun meant to point out those historians and narrators who used to be appointed by the King or the ruler of his times for such propaganda).*
- *Misplaced praise and accolades bestowed upon personalities to flatter and butter them up, is such a fault in a historian that his writing can never be considered reliable.*
- *For historiography, it is most important to have a critical sense besides an investigative mind set.*

PharmEvo (Pvt.) Ltd.
402-Business Avenue, Block 6, P.E.C.H.S., Shahrah-e-Faisal, Karachi-75400, Pakistan. Tel: (92-21)4315195-7 Fax: (92-21)4556344
E-mail: mail@pharmevo.biz, Website : www.pharmevo.biz

PharmEvo®
Our dream, a healthier society